International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com/
E-mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

سیرت رسول ﷺ پر کیرن آرم اسٹرانگ کے اعتراضات کا جائزہ

Analysis of Karen Armstrong's Objections on Sīrah of the Holy Prophet ﷺ

1. **Dr. Riaz Ahmad Saeed,**
Lecturer,
Department of Islamic Studies
NUML, Islamabad, Pakistan
Email: riazussaeed@gmail.com

2. **Asma Jabeen,**
M.Phil Scholar,
Department of Islamic Studies
NUML, Islamabad, Pakistan

To cite this article: Dr. Riaz Ahmad, Saeed "Analysis of Karen Armstrong's Objections on Sīrah of the Holy Prophet ﷺ" International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 2, Issue No. 1 (July 1, 2020) Pages (1–20)

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 2 ‖ July - December 2020 ‖ P. 1-20
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/analysis-of-karen-armstrongs-objections-on-sirah-of-the-holy-prophet-2-1-1/
Journal homepage	www.islamicjournals.com
Published online:	01 July 2020

License:	© Copyright Islamic Journals 2020 - All Rights Reserved.

ABSTRACT:

Orientalism has become an interesting and most vital movement in modern times. Its area of interest spreads from research to criticism and criticism to insult, it also has been dealt with modern strategies to colonize and occupied the third world countries. His past is the witness to this claim. In the past, many orientalists have been working to promote the Western agenda against Islam and Asian-African countries. The scholars observe the verity of orientalists in available stock. Some of them are partial and opponents, some of them are research-orientated and some of them have a

soft corner to Islam and the East. But the point which is common among them is their criticism on the Seerah of the Holy prophet ﷺ. At this point, most of them have agreed upon attitude, although, their approaches are different from each other. Even some times they are found to criticize each other in this issue. Most interesting thing is that some of them have claimed to near Islam and Muslims or seem likewise. I mean a renowned contemporary orientalist and ex-catholic Christian Nun, Ms. Karen Armstrong. A highly literate lady on the study of comparative religions. Most of her work is upon the history of the religions. She has a good deal of books in her credit in this field. She has also written on the biography of the Prophet of Islam. Mostly, she writes positively but sometimes she seems to criticize the Holy Prophet ﷺ in the name of so-called academic impartiality. This paper critically evaluates Karan Armstrong's objection on the Seerah of Holy Prophet ﷺ and try to search its answer academically in the light of Muslim scholarly views. Analytical and critical approaches have adopted in this paper. It is perceived from the study that most of her objections have no academic footings and some of them are due to lack of knowledge. It's suggested, there is a need to revisit our strategy to encounter the movement of orientalism in the contemporary era.

Keywords: Karen Armstrong, Objections, Prophet's Sīrah, Critical Evaluation, Scholarly Views

1. تمہید:

تاریخی اور علمی اعتبار سے تحریک استشراق کا دائرہ بہت وسیع اور متنوع ہے۔ یہ تحریک مختلف ممالک، مذاہب، زبانوں، تہذیب و تمدن، سماج و سیاست، رسم و رواج اور عادات و اطوار وغیرہ کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس کا نظریہ اور عملی دائرہ کار بھی مختلف معاملات پر تحقیق کرنے سے لے کر ان کے علاقوں پر قبضہ حاصل کرنے جیسے استعماری طاقتوں کے ہاتھ مضبوط کرنے جیسے شعبہ جات پر محیط ہے۔ ماضی میں ان عزائم کی تکمیل کے لئے بہت سے نامور مستشرقین نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا جن میں والٹر، کیمون، گولڈ زیہر، منٹگمری، واٹ، پی کے ہٹی، تھیوڈور نولڈیکے اور جوزف شاخت وغیرہ زیادہ معروف ہیں۔ موجودہ دور میں بھی بہت سے مستشرقین مختلف علمی و سیاسی میدانوں میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے بعض مستشرقین نے اسلام، پیغمبر اسلام اور قرآن پر سطحی قسم کے اعتراضات کر کے نہ صرف اپنی کم علمی بلکہ بہت سی جگہوں پر تعصب پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس تحقیقی مقالہ میں میرا زیر بحث عنوان کیرن آرم سٹرانگ کے سیرت النبی ﷺ پر اعتراضات اور ان کا علمی رد ہے۔ عام طور پر کیرن آرمسٹرانگ اسلام دوستی کے حوالے سے مشہور ہے مگر عملی طور پر بہت سی جگہوں پر اس نے اسلام، عقیدہ رسالت، قرآن اور جہاد ۔۔۔وغیرہ پر بہت سے بے جا اعتراضات کئے ہیں۔ جنہیں علمی حلقوں میں پزیرائی نہیں مل سکی۔ میری اس تحقیق کا مقصد کیرن آرم سٹرانگ کے سیرت النبی ﷺ پر ان اعتراضات کے علمی سقم کو واضح کرنا اور ان کا مدلل جواب پیش کرنا ہے۔ اس مقالہ میں معروف اسلامی سکالرز بالخصوص

پیر جسٹس کرم شاہ الاظہری کے علمی افکار کی روشنی میں کچھ سوالات و اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تحقیقی مقالہ میں تقابلی ، تجزیاتی اور تنقیدی منہج اختیار کیا گیا ہے۔

2. سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

کیرن آرم سٹرانگ عصر حاضر کی ایک اہم سکالر اور مستشرقہ ہے اور بہت سے لوگوں نے اس پر کام کیا ہے۔اس کے حق میں لکھا ہے اور اس کے خلاف بھی لکھا ہے مگر مسلمان حلقوں میں اس پر ہونے والے کام کی زیادہ تر نوعیت تعارفی اور تعریفی یا پھر عمومی ہے۔اس پر کیے گئے کام کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔ پاکستان میں سب سے پہلے اس پر کام جامعہ پنجاب میں ہوا ہے۔ لیکن یہ کام بھی تعارفی اور تعریفی ہے۔

۱۔ عتیق الرحمن، کیرن آرم سٹرانگ کا تعارف اور خدمات، جامعہ پنجاب، لاہور، مقالہ ایم فل اسلامیات، ۲۰۰۹۔

اسی طرح کیرن آرم سٹرانگ پر کئی تحقیقی مقالہ جات لکھے گئے ہیں۔

۲۔ سمیہ اطہر، کیرن آرم سٹرانگ اور مطالعہ سیرت، ششماہی فکر و نظر، (۲۰۱۲)، ۴۹:۶، ص۳۰۹۔۲۶۳

3. Karan Armstrong works on life and Mission of the Prophet, Dr. Khawar Sullena, 26:1, Al-Adwa, (2013), P. 42-49.
4. "Karan Armstrong as a Biographer of Prophet Muhammad (pbuh)"Muhammad Qasim & Sarfarz Khalid, Journal of Islamic Studies and Culture, 5:2(2017), P. 72-79.
5. Patrick Grant, Still Looking for Karen, in Fortnight, No. 429 (Oct., 2004), P. 22-23.
6. Muslim Response to Modernity and a New Strategy of Peace in the World ،Zamin Abbas Rana and Amin, Muhammad and Ahmad, Zulfqar, (January 30, 2011). Interdisciplinary Journal of Contemporary Research in Business, 2:2(2011), P.1-15.
7. Saeed, Riaz Ahmad, Karen Armstrong's Views on Religious Fundamentalism: An Analytical Study of her Book, "The Battle for God", Research Journal Iqan, Vol.2, no.1, 2019. (Submitted)

اس سارے کام میں میرا کام بالکل مختلف نوعیت کا ہے کیونکہ میں نے کیرن آرم سٹرانگ کے اس کام کو تحقیق کا ذریعہ بنایا ہے جس میں اس نے اپنی تصنیفات میں غیر جانبداری کے نام پر اسلام اور بالخصوص رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ پر اعتراضات کیے ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد ان اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کام میں میرا مقصد اس کو غلط یا اسلام دشمن ثابت کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے اعتراضات کا جواب دینا مقصود ہے۔

3. کیرن آرم سٹرانگ کا تعارف:

کیرن آرم سٹرانگ ایک عالمی سطح پر معروف مصنفہ ہیں۔ ان کا آبائی علاقہ برطانیہ ہے۔ وہ برطانیہ میں ویسٹ مڈ لینڈ کے علاقے ووسٹر شائر میں 14 نومبر 1944ء کو پیدا ہوئیں۔ وہ سات برس تک کرسچین کیتھولک نن رہیں وہاں انہوں نے وہاں پر 1960 -70 کا عشرہ گزارا۔ اس تجربے کے بارے میں انہوں نے بعد میں ایک آپ بیتی بھی لکھی اس کے بعد بی بی سی چینل فور کے لئے ایک دستاویزی فلم لکھی جس دوران انہیں مطالعہ

مذہب سے دلچسپی پیدا ہوئی۔[1] کیرن آرم نے اپنے طور پر اسلام، یہودیت اور مسیحیت کا ایسا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے جس سے ان مذاہب کے ماننے والوں میں ہم آہنگی اور قربت پیدا ہو۔ بالخصوص اسلام اور مغرب میں مصالحت کے لئے اس نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر قلم اٹھایا ہے جیسا کہ وہ خود اپنی کتاب میں لکھتی ہیں۔

> "But I realized that many Western people had no opportunity to revise their impression of Muhammad, so I decided to write a popular accessible account of his life to challenge this entrenched view".[2]

ترجمہ: "لیکن میں نے محسوس کیا کہ بہت سارے اہل مغرب کو پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں اپنی نظریات پر نظر ثانی کرنے کا کوئی موقع ہی میسر نہ تھا۔ لہذا میں نے اس رائج الوقت نقطہ نظر کو چیلنج کرنے اور محمد (ﷺ) کی ایک عام فہم سیرت لکھنے کا فیصلہ کیا"۔ لیکن شاید اسلام کے بنیادی اور اصل مصادر تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے غلط فہمی پیدا ہوئی یا پھر ایک دوسری رائے کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو نا قابل قبول بنانے کے لئے دانستہ غلطی کی گئی۔ ایک سکالر نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ "مختصر یہ کہ شاید اسلامی و تاریخی مصادر اصلیہ تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے غلط فہمی پیدا ہوئی ورنہ خود کیرن آرم سٹرانگ نے اپنی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کو پر امن سچا اور مثالی پیغمبر کے طور پر مغرب کے سامنے پیش کیا ہے"[3]۔ یعنی اس تصنیف کا بنیادی مقصد رسول اللہ ﷺ کو مغرب کے لئے قابل قبول بنا کر پیش کرنا تھا۔ اس کے علاوہ مختلف مذاہب میں ہم آہنگی پیدا کرنا تھا۔ اس مقصد کے لیے کیرن آرم سٹرانگ نے نہ صرف اسلام بلکہ دنیا بھر کے بڑے مذاہب پر کتب لکھیں۔ کیرن کی اب تک کی تصانیف کی تعداد 30 (2017) سے زیادہ ہے ان کی کچھ مشہور کتب درج ذیل ہیں۔[4]

1) "Through the Narrow Gate, 1982
2) Tongues of Fire 1984
3) Holy War: The Crusades and their Impact on Today's world. (1988)
4) Muhammad: A Biography of the Prophet (1991)
5) A History of God (1993)
6) Vision of God 1994
7) Jerusalem: one city Three Faith (1996)
8) Islam: A short History (2000)
9) The Battle for God, 2000.
10) Buddha , 2003
11) Muhammad: A Prophet for Our Time (2006)
12) The Great Transformation 2006
13) The Case for God (2009)

---

[1] Athar, Samia, Karen Armstrong or Mutalia-a-Seerat, Shasmai Fikar-o-Nazar, 6-49 (2016) P. 263-309.
[2] Muhammad a Biography of Prophet Karen Armstrong (London: victor Gollancz ،1991)، P. 47.
[3] Sullena, Dr. Khawar, Karan Armstrong works on life and Mission of the Prophet, Al-Adwa, 26:1(2013), P.42-49.
[4] Armstrong, Keran, Through the Narrow Gate, (Flamingo, London, 1997); (London: Harper Perennial, 2005), P. 5.

14) A Letter to Pakistan,2011

15) The Fields of Blood : History of religion Violence 2014"[5]

اَ. اعزازات:

کیرن آرم ایک مشہور برطانوی مصنفہ ہیں۔ جنھوں نے مذاہب عالم پر بہت ساری کتابیں لکھی ہیں۔ اسلام، یہودیت، عیسائیت، بدھ مت اور ہندو مت پر کام کیا۔ کیرن آرم کی کتابوں کا 45 زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے جسکی وجہ سے ان کو مندرجہ ذیل اعزازات سے نوازا گیا۔

- نیویارک اوپن سینٹر نے 2004ء میں کیرن کو مذہبی روایات اور خدا سے تعلق کا گہرا ادراک رکھنے والی شخصیت قرار دیا۔[6]
- 2008ء میں کیرن آرم ٹیڈ (TED) کانفرنس کے تین انعام یافتگان میں سے ایک ہیں۔ [7]
- 2004 میں روزویلٹ انسٹی ٹیوٹ نے کیرن کو "Freedom OF worship کا اعزاز دیا[8]۔
- 2013ء میں کیرن آرم سٹرانگ کو برطانوی اکیڈمی Inaugural Nayef Al- Rodhan کی طرف سے Transcultural Understanding کا اعزاز دیا گیا۔[9]

ان تصنیفات اور اعزازات سے کیرن آرمسٹرانگ کی شخصیت اور علمی کام کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کا کام اور اس کی شخصیت کو اس کے چاہنے والے اور تنقید کرنے والے دونوں علمی حلقوں میں برابر وزن دیتے آئے ہیں۔ وہ اس وقت ایک عالمی سطح کی مصنفہ اور سکالر ہیں جس کی کتابوں کو دلچسپی پڑھا اور سراہا جاتا ہے۔ اس کام میں اس کے نقاد اور پسند کرنے والے دونوں شریک ہیں۔

4. کیرن آرم سٹرانگ کا اسلام پر اظہار خیال :

کیرن آرم سٹرانگ کی آراء و نظریات پر مختلف مذاہب کے اسکالرز شروع دن سے اختلاف کرتے نظر آتے ہیں جیسے کہ اسلام اور محمد ﷺ پر مسلمانوں کی طرف سے کچھ بیانات پر اختلافات، واقعہ اسرا و معراج، قرآن کی سورتوں کی ترتیب، اسلام کا عالمگیر مذہب نہ ہونا اور اسلامی عبادات میں یہودیت و مسیحیت کا حصہ ہونا وغیرہ۔ یہ وہ بیانات ہیں جن پر مسلمانوں کی طرف سے کیرن کے کام پر اعتراض کیا گیا ہے۔ مشہور مورخ "افائیم کرش" نے کیرن کی کتاب "محمدؐ کی سوانح عمری" کو ایک ترمیم پسندانہ اور خلاف عمل واقعہ کہا ہے۔ اس نے کیرن کی ایک اور کتاب "محمدؐ، ہمارے عہد کے ایک نبیؐ" میں بنو قریظہ کے متنازع مسئلے کے ذکر کو صداقت کا تمسخر اڑانے کی کوشش قرار دیا ہے۔[10] اسی طرح اور بھی بہت سے

---

[5] https://www.smh.com.au/entertainment/books/karen-armstrong-and-the-role-of-violence-in-religion-20141010-114dt3.html/27/2/19.

[6] *"Open Center Gala Honorees". 2009. Archived from the original on 3 November 2009.*https://wikivisually.com/lang-sv/wiki/Karen_Armstrong/Accessed*: 27/8/18.*

[7] TED Prize. Archived from the original on 18 January 2010."2008 Winners". http://www.tedprize.org/2008-winners/Accessed: 25/8/18.

[8] *"The Franklin D. Roosevelt Four Freedoms Awards: Freedom of Worship: Karen Armstrong"2008.* https://www.britannica.com/biography/Karen-*" Karen Armstrong"*Armstrong/ Retrieved : 26/8/18.

[9] "Celebrated British author Karen Armstrong wins inaugural prize". *British Academy*. 4 July 2013. https://www.britac.ac.uk/.../celebrated-british-author-karen-armstrong/Accessed*: 24/8/18.*

[10] Patrick Grant, Still Looking for Karen, in Fortnight, No. 429 (Oct., 2004), pp. 22-23.

لوگوں نے کیرن کے کام پر تنقید کی ہے۔ ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے کیرن آر مسٹر انگ نے اسلام کو مغرب کی نظر سے دیکھا ہے یا پھر اسلام کو بھی مغرب کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس دوران اس نے اسلامی شخصیات اور بالخصوص رسول اللہ ﷺ کے کچھ اصحاب پر تنقید کی ہے۔ خصوصی طور پر حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ پر تنقید پر اسے خود تنقید کا نشانہ بننا پڑا[11]۔ رسول اللہ ﷺ اور اصحاب رسول پر تنقید کر کے اسلام اور مغرب میں آپس میں مصالحت کیسے ممکن ہے؟ مسلمانوں میں تحریک استشراق کا تعصب اور ان کے اعترازت کا جواب بہت ہی عمدہ اور پرانی روائت ہے۔ اس عمل خیر میں بہت سارے مسلمان اسکالرز نے کام کیا ہے۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر کئے گیے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا ہے ان میں ایک معتبر نام پیر جسٹس کرم شاہ الاظہری[12] کا بھی ہے۔ ان کی معروف کتاب ضیاء القران اور سیرت پر معروف کتاب ضیاء النبی اور کئی دوسری کتابوں میں ہمیں ان سوالات اور اعتراضات کے تسلی بخش جوابات ملتے ہیں ۔ اگرچہ ان کے جوابات کافی پہلے دیئے گئے تھے مگر ان کے جوابات ہر دور کے مستشرقین کے لئے کافی مانے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مسلمان اسکالرز نے جوابات دیئے ہیں مگر ان کے جوابات عقلی اور نقلی ہر دو اعتبار سے اہم ہیں۔

5. کیرن آرم سٹر انگ کی حقیقت:

عام طور پر دیکھا جائے تو عام فہم اور سادہ لوگ مستشرقین کی کتابیں پڑھ کر انکی غیر جانبداری کے گن گانے لگتے ہیں اور ان کی انصاف پسندی اور تصویر کے اسی ایک رخ کے دلدادہ بن ہیں جو عام طور پر مغربی مستشرقین ظاہر کرتے ہیں لیکن بات اتنی سادہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں ہر طرح کے لوگ ہیں اور ان میں کچھ مستشرقین تحقیق کا لبادہ اوڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور ماضی کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔۔ ان میں بہت سے لوگ ہیں۔ اگرچہ کیرن آرم سٹر انگ نے اسلام کے حق میں بھی لکھا ہے مگر اس کی کئی کتابیں اور لٹریچر اسلامی تعلیمات کے بالکل مخالف ہیں۔ قطع نظر اس کے اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں۔ عام طور پر اس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ معتدل اور اسلام پسند مستشرقہ ہے لیکن اس کے لٹریچر کا تنقیدی مطالعہ کیا جائے تو یہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ پہلے اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں تعریفانہ کلمات ادا کرتی ہیں تا کہ مسلمان اس کے گرویدہ ہو جائیں اور پھر ایسے کلمات ادا کرتی ہے جس سے ایک عام مسلمان شکوک وشبہات کا شکار ہو جاتا ہے اور اسلام کے بارے میں وہی خیال کرنے لگتا ہے جس تصویر کا ایک رخ اس مستشرقہ نے دیکھایا ہوتا ہے اور یہی حال باقی مستشرقین کا بھی

---

[11] Muhammad Qasim & Sarfarz Khali, Karan Armstrong as a Biographer of Prophet Muhammad (PBUH), (*Journal of Islamic Studies and Culture*, 5:2(2017)), 72-79.

[12] **پیر جسٹس کرم شاہ الاظہری:** آپ اکستان کے معروف عالم اور فاضل ہیں۔ آپ پنجاب پاکستان کے معروف علاقہ سرگودھا۔ بھیرہ شریف سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ پاکستان سپریم کورٹ اور شریعت کورت کے جج کی حثیت سے بھی فرایض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ایک مذہبی ممتاز سکالر کی حیثیت سے بھی جانے جاتے ہین؛ بالخصوص ان کیتفسیر قرآن پر کتاب ضیاء القران اور ان کی سیرت پر کتاب ضیاء النبی بہت معروف ہیں۔ جس میں انہوں نے قرآن اور صاحب قرآن ﷺ پر مستشرقین کے اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب دیا ہے۔ اگرچہ ان کے جوابات کافی پہلے دیئے گئے تھے مگر ان کے جوابات ہر دور کے مستشرقین کے لئے کافی مانے جاتے ہیں۔

ہے اس طرح یہ مستشرقین علمی دیانت اور قلمی آزادی کے نام پر اسلام کے خلاف لکھتے نظر آتے ہیں کیرن آرم سٹرانگ کو اس حوالے سے کوئی استثناء نہیں ہے۔ وہ اسلامی اور مسیحی تعلیمات کا موازنہ اس طرح سے کرتی ہیں:

> "Peter had written his own treatise, which addressed the Muslims world gently and with affection: I approach you, as men often do with arms but with words; not with force but with reason, not in hatred but in love, I love you, loving you, I write to you, writing to you I invite you to salvation".[13]

ترجمہ: "پیٹر Peter نے ایک رسالہ لکھا جس میں محبت اور نرمی کے ساتھ عالم اسلام سے اس طرح خطاب کیا گیا: "میں دوسرے لوگوں کے برعکس ہتھیاروں کے ذریعے نہیں، الفاظ کی وساطت سے اور طاقت کے بجائے منطق اور استدلال سے نفرت کے بجائے محبت سے تمہارے قریب آتا ہوں۔۔۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں اور محبت آمیز جذبات کے ساتھ تمہیں اس خط کے ذریعے کفارہ مسیح کے عقیدے کی طرف دعوت دیتا ہوں"۔

اسی طرح بعض جگہوں پر کیرن آرم سٹرانگ نے اسلام پر اس طرح تنقید کی کہ: "منٹگمری واٹ، جارج سیل اور گولڈزیہر جیسے پیشروؤں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ جو کہ درحقیقت تنقید نہیں بلکہ اسلام بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ یہاں پر یہ مستشرقہ نہ تو اپنی تحقیق میں انصاف پسند رہی، نہ ہی غیر جانبدار اور نہ ہی حقیقت پسند۔ کیرن آرم سٹرانگ کی اس کی اسلام مخالفت کی ایک مثال اس کی اپنی کتاب میں اس طرح موجود ہے جس میں اس نے اس کے ایک باب کا نام ہی "Muhammad, the Enemy" رکھ دیا ہے۔ وہ اپنی کتاب کے شروع میں لکھتی ہیں: "میں اسلام کے بے عیب ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی، دنیا کے تمام مذاہب انسانی ادارے ہیں اور ان میں غلطیوں کا ارتکاب ہوا ہے، بعض اوقات تمام مذاہب نے ناکافی اور گھناؤنے طریقوں سے اپنے نظریات کا پرچار کیا ہے"۔[14]

6. کیرن آرم سٹرانگ کے سیرت رسول ﷺ پر اعتراضات اور ان کا رد:

أ. نبی کریم ﷺ کے مقام و مرتبے پر اعتراض:

کیرن آرمسٹرانگ نے بہت ساری جگہوں پر رسول ﷺ کے مقام و مرتبے پر کم فہم قسم کے اعتراضات کئے ہیں۔ ایک جگہ پر وہ سیرت رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

> "He began quietly, speaking about his revelations to a small band of friends and family members, who became enthusiastic and sympathetic disciples, convinced that he was the long – awaited Arab Prophet. But Muhammad realized that the most of the Quraysh would find it well-nigh impossible to accept this. The messenger of Allah had all been towering

[13] Armstrong, Karen, Muhammad a Biography of the Prophet, P. 30.

[14] Armstrong, Karen, Paighambar Islam ki Swaneh Hayyat, Tran. Naeem Ullah Malik (Nashriyat Lahore, 2018), P:31.

figures, founding fathers of society. Some had even worked miracles. How could Muhammad measure up to Moses or Jesus? Quraysh had watched him growing up; they saw him going about his business in the market, eating and drinking like everybody else".[15]

"حضرت محمدؐ نے اپنے کام کا آغاز خاموشی سے کیا، آپؐ نے سب سے پہلے وحی کے بارے میں اپنے قریبی دوستوں اور عزیز رشتہ داروں کو بتایا وہ بہت خوش ہوئے اور آپ کے ہمدرد شاگرد بن گئے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ ہی عرب کے وہ آخری پیغمبر ہیں جن کا طویل عرصے سے وہ انتظار کر رہے تھے اور وہ لوگ اس سے پہلے پیغمبروں کے بارے میں جانتے تھے۔ جو معجزات اس سے پہلے پیغمبروں نے کیے تھے وہ اس کا علم رکھتے تھے اور وہ اس بات پر بھی یقین رکھتے تھے کہ آپؐ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ عرب کے لوگوں نے آپؐ کو جوان ہوتے دیکھا تھا، آپؐ کو بازاروں میں سرگرداں اور باقی لوگوں کی طرح کھاتے پیتے دیکھا تھا"۔[16]

- **کیرن آرم کے اس اعتراض کا رد:**

کیرن آرم کا آپؐ کے مرتبے پر اعتراض کرنے کا اصل مقصد مسلمانوں کے دلوں میں پیغمبر اسلام کے لئے شکوک و شبہات پیدا کرنا ہے جب کہ یہ مستشرقہ تحقیق کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے بارے میں کھل کر اپنی معاندانہ رائے کا اظہار کر رہی ہے جبکہ اس مستشرقہ کے اسلام پر اور آپؐ کی ذات پر اس طرح کے اعتراضات اس کی کم فہمی اور علمی کمزوری کا منہ بولتا ثبوت ہیں حالانکہ مسلمانوں کا یہ راسخ ایمان اور عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کا مرتبہ انتہائی بلند و بالا ہے۔ جو فضیلتیں و کمالات اللہ نے تمام انبیاء کو انفرادی طور پر دیئے ہیں ان تمام فضائل و کمالات کو آپ ﷺ کی ذات میں یکجا کر دیا ہے۔

اس اعتراض کے حوالے سے معروف اسلامی سکالر جسٹس محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے تمام رسول نفسِ رسالت میں اور سب انبیاء نفسِ نبوت میں برابر ہیں"۔[17]

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ﴾[18]

ترجمہ: "ہم فرق نہیں کرتے اس کے رسولوں میں. "

لیکن فضیلت و مرتبے کے اعتبار سے حضرت محمد ﷺ کا مقام و مرتبہ سب سے بلند و بالا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾[19]

---

[15] Muhammad: A Biography, Karan, P.53.
[16] Armstrong, Karen, Paighamber Aman, tran. Yasir Jawad (Nigarshat Publishers, 2007), P. 39.
[17] Al-Azhari, Peer Karam Shah, Tafseer-Ul-Quran, (Zia-ul-Quran Publications, 1995), V: 1, P. 175.
[18] Al-Quran, 2:285.
[19] Al-Quran, 2:253.

ترجمہ: "یہ سب رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے"

پیر کرم شاہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام رسول نفسِ رسالت میں اور سب انبیاء نفسِ نبوت میں برابر ہیں لیکن فضیلت و کرامات میں ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔ کسی کو ایک کمال میں فضیلت حاصل ہے تو کسی کو دوسرے میں، لیکن حضرت محمد ﷺ کی ذات وہ واحد ذات ہے جس میں یہ تمام اوصاف شامل ہیں۔ اسکے علاوہ اللہ تعالی نے اور بھی ایسے بے شمار معجزات آپ ﷺ کو عطا کئے ہیں جن میں کوئی نبی برابری تو کیا شرکت کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے نبی بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کو رحمۃ اللعالمین کے خطاب سے نوازتے ہوئے آپ ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کو ختم نبوت و رسالت کے منصب پر فائز کیا جو کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔[20]

لہذا یہ بات پورے علمی وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ کیرن آر مسٹر انگ کا یہ اعتراض سراسر غلط اور بے بنیاد ہے اور اس کو عقل و نقل تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔

ب. رسول ﷺ پر سحر کا الزام:

مستشرقین جو تحقیق کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے عقائد و نظریات کے خلاف لکھ رہے ہیں اور مسلمانوں کو عقائد اور اعمال کے لحاظ سے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اسی پروپیگنڈے کا پرچار کرتے ہوئے وہ پیغمبر اسلام پر الزام تراشی کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ الزام جو مشرکین مکہ نے آپ ﷺ پر لگائے تھے مستشرقین مغرب اب وہی الزام دوبارہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ وہ قرآن مجید کو کلام الہیٰ کے بجائے کلام البشر ثابت کر سکیں۔ اسلئے وہ کبھی آپ ﷺ پر شاعر ہونے کا تو کبھی مجنون ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ مستشرقین جو وحی اور نزول وحی کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؐ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ آپ ﷺ کو مرگی کی بیماری تھی اور مرگی کی حالت میں آپؐ کے منہ سے بے ہوشی کے عالم میں الفاظ نکلنا شروع ہو جاتے تھے جس کو وحی سمجھ لیتے تھے۔ چنانچہ کیرن آرم بھی انہی مستشرقین میں سے ہیں جو رسول ﷺ کو سحر زدہ قرار دیتی ہے۔ کیرن آرم سٹر انگ اس حوالے سے لکھتی ہیں:

> "رسول اللہ ﷺ نے اس تجربے کو بیان کرنا تقریباناممکن پایا جب آپ کانپتے ہوئے پہاڑی سے اتر کر اپنی بیوی حضرت خدیجہ کے پاس آئے۔ آپ کو لگا تھا کہ ایک ہیبت ناک ہستی (جن) اس غار میں گھس آئی تھی جب آپ سو رہے تھے۔ اس ہیبت ناک ہستی نے زور سے بھینچا۔ خوف زدگی کے عالم میں آپؐ کو یہ محسوس ہوا کہ شاید کسی جن نے آپؐ پر حملہ کیا ہے۔[21]

- اعتراض کا رد:

کیرن کے تخیل کے کیا کہنے کہ رسول ﷺ پر وحی کے نزول کو سحر زدگی سے ہی منسوب کر لیا۔ اس مستشرقہ کا آپ ﷺ کو سحر زدہ قرار دینا سراسر غلط اور لغویات ہے کیونکہ قرآن مجید، حدیث مبارکہ اور سیرت کی بے شمار کتابوں یہ الزام بالکل غلط ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ پر کسی جن وغیرہ کا

[20] Tafseer-ul-Quran, Al-Azhari, V.1, P. 193.
[21] Paighamber Aman, Keran, tran. Yasir Jawad, P. 11.

اثر نہیں تھا بلکہ حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ پر وحی لے کر آتے جبکہ پہلی وحی سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات تھیں۔ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کا قول، فعل اور تقاریر سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تمام احکام بطور وحی تھے۔ آپ ﷺ کسی جن کے زیر اثر نہیں تھے۔ ایک صاحب علم نے اس کا جواب دیتے ہوے لکھا ہے:

"کیا کسی شیطانی قوت کے زیرِ اثر شخص سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا اس قدر قرب حاصل ہو گا؟ اُسے اپنے مشن کی رفعت اور پاکیزگی کا اس قدر خیال ہو گا؟ اور وہ اس کی راہ میں حائل شدید رکاوٹوں کے باوجود اسے کامیاب بنانے کے لئے شب و روز اس طرح کوشاں ہو گا۔۔۔ اپنے دوستوں کے اوصاف سے اس قدر آشنا ہو گا اور اپنے دشمنوں کی ہٹ دھرمی اور گھمنڈ سے بھی واقف ہو گا۔۔۔ دل و دماغ کے یہ گراں بہا اوصاف کسی ایسے شخص کی ذات میں ملنا محال ہیں جو کہ شیطانی قوتوں کے زیرِ اثر ہو۔ تاریخ کسی دوسرے ایک ایسے شخص کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے جس کے پیغام نے دنیا کی ایک انتہائی متوازن اور شریفانہ تہذیب کو جنم دیا"۔[22]

اسی طرح قرآن اس امر کی بھی پر زور تردید کرتا ہے کہ محمد ﷺ کسی 'جن' کے زیر اثر بات کرتے تھے۔

﴿وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾ لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ . مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ . إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾[23]

ترجمہ: "اور کفار کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تُو تو دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا؟ ہم نہیں اتارتے فرشتوں کو مگر کام پورا کر کے، اور اس وقت نہ ملے گی ان کو مہلت۔ بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں"۔

مولانا محمد شفیع عثمانی اس بارے میں لکھتے ہیں:

"کسی نبی یا پیغمبر پر جادو کا اثر ہو جانا ایسا ہی ممکن ہے، جیسا کہ بیماری کا اثر ہو جانا، اس لیے کہ انبیاء کرام بشری خواص سے الگ نہیں ہوتے، جیسے ان کو زخم لگ سکتا ہے، بخار اور درد ہو سکتا ہے، ایسے ہی جادو کا اثر بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ بھی خاص اسبابِ طبعیہ جنات وغیرہ کے اثر سے ہوتا ہے، اور حدیث ثابت بھی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر ہو گیا تھا، آخری آیت میں جو کفار نے آپ کو "مسحور" کہا اور قرآن نے اس کی تردید کی، اس کا حاصل وہ ہے، جس کی طرف خلاصہ تفسیر میں اشارہ کر دیا گیا ہے، ان کی مراد درحقیقت "مسحور" کہنے سے مجنون کہنا تھا، اس کی تردید قرآن نے فرمائی ہے، اس لیے حدیثِ سحر اس کے خلاف اور متعارض نہیں"۔[24]

---

[22] Sadeeqi, Abdul Hameed, Zaat-e-Nabwat par Aitrazaat ka Jaiza, (Mohadis, Rasool-a-Maqbool Number, April 1976), V. 6, P. 4.
[23] Al-Quran, 15:6-9.
[24] Usmani, Muhammad Shaffi, Marif-ul-Quran, (Maktaba Al-Marif, Karachi, 2003), P. 490-491.

ج. نبی ﷺ کا اپنی نبوت کے لئے مشکوک ہونا:

کیرن آرم نے اپنی دلیل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپؐ کو اپنی نبوت میں شک تھا اور آپؐ کو اپنی نبوت پر یقین نہیں تھا کہ آپؐ نبی ہیں۔ یہاں نبوت پر شک کے الزام میں کیرن آرم لکھتی ہیں کہ:

"But at that time, He did not understand what was happening. He was forty years old, a family man, and respected merchant in Mecca, a thriving commercial city of Hijaz. Like most Arabs of the time, he was familiar with the stories of Noah, Lot, Abraham, Moses and Jesus and knew that some people expected the imminent arrival of an Arab Prophet, but it never occurred to him that he would be entrusted with the mission. Indeed, when he escaped from the cave and run headlong down the slopes of mount Hira, he was filled with desire. How could Allah have allowed him to become possessed? The Jinn where capricious, they were notoriously unreliable because they delighted in leading people astray. The situation in Mecca was serious. His tribe did not need the dangerous guidance of a jinni. They needed the direct intervention of ALLAH, who had always been a distant figure in the past, and who, many believed was identical with the God worshiped by Jews and Christians."[25]

"جب حضرت محمد ﷺ کی عمر چالیس سال تھی تو اس وقت تک اصل بات کو نہیں جانتے تھے آپؐ صاحب خانہ شخص، حجاز کے پھلتے پھولتے شہر مکہ کے معزز تاجر تھے۔ اپنے دور کے زیادہ تر عربوں کی طرح حضرت نوحؑ، حضرت لوطؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ کے قصے کہانیوں سے واقف تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ کچھ لوگ ایک عرب پیغمبر کے منتظر تھے لیکن آپؐ نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ یہ مشن آپ کو ہی سونپا جائے گا۔ در حقیقت غار سے باہر نکلنے اور کوہ حرا کی ڈھلانوں سے نیچے اترنے کے بعد آپؐ کو مایوسی نے گرفت میں لے لیا۔ اللہ انہیں کسی جن سے مغلوب کیسے کر سکتا تھا؟ جنات متلون مزاج تھے ۔ وہ لوگوں کو بھٹکانے کی وجہ سے بدنام طور پر نا قابل اعتبار تھے۔ مکہ میں حالات کشیدہ تھے۔ ان کے قبیلے کو ایک خطرناک جن کی راہنمائی کی ضرورت نہ تھی۔ وہ اللہ کی براہ راست مداخلت کے خواہش مند تھے۔ جو ماضی میں ہمیشہ ایک رسائی سے باہر ہستی رہا تھا اور بہت سے لوگوں کو یقین تھا کہ اللہ یہودیوں اور عیسائیوں کا معبود خدا ہی تھا"۔[26]

- اعتراض کا جواب:

کیرن آرم سٹرانگ کے ان کلمات کا اگر بخوبی جائزہ لیا جائے تو وہ یہ بات باور کرانے کی کوشش کر رہی ہیں کہ آپ ﷺ کو چالیس سال تک علم نہ تھا کہ آپؐ ہی وہ نبی ہیں جس کا عرب والے انتظار کر رہے تھے۔ آپؐ بھی مکہ کے عام لوگوں کی طرح ایک تاجر تھے، باقی لوگوں کی طرح پہلے انبیاء

[25] Muhammad a Biography of the Prophet, Karan, P. 22.
[26] Paighamber Aman, Keran, tran. Yasir Jawad, P. 12.

کے قصے کہانیوں سے واقف تھے اور وہ یہ بھی کہنا چاہتی ہیں کہ آپؐ کو اس بات کا اندازہ ہی نہیں تھا کہ آپؐ کو نبوت کا عہدہ سونپا جائے گا۔ اور دوسری با ت یہ کہ مس کیرن آرم کے اس اعتراض، جس میں وہ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ آپؐ کسی جن کے زیر سایہ تھے، کا رد ان کلمات میں خود کر رہی ہیں کہ جن متلون مزاج تھے اور اللہ کیسے کسی جن سے آپؐ کو مغلوب کر سکتا تھا؟ جب کہ جن تو بھٹکانے کی وجہ سے بدنام حد تک نا قابل اعتبار تھے۔ کیرن الزام تراشی میں بھی کم علمی کا مظاہرہ کرتی نظر آتی ہیں جو الزام وہ اپنی کتاب "پیغمبر امن" کے صفحہ 11 پر لگا رہی ہیں، اس الزام کا رد اسی کتاب کے صفحہ 12 پر کر رہی ہیں۔ مس کیرن اپنے جس کام کو تحقیق کا نام دے رہی ہیں یہ دراصل الزام تراشی کے سوا کچھ نہیں۔

کیرن آر مسٹر انگ کا لیلۃ القدر کی رات پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہنا کہ اس رات کو آپؐ نے لیلۃ القدر یعنی (قسمت والی رات) اس لیے کہا کہ اس رات کو آپؐ اللہ کے پیغمبر بن گئے تھے جبکہ یہ ایک الزام کے سوا اور کچھ نہیں۔ نہ تو آپ ﷺ نے اس رات کو لیلۃ القدر کی رات قرار دیا اور نہ ہی آپ ﷺ اس رات کو اللہ کے نبی بنے، بلکہ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر قرار دیا اور قرآن مجید اس رات میں نازل فرمایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾[27]

ترجمہ: "بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے"

جبکہ کیرن کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی عمر کے چالیس برس تک یہ علم نہ تھا کہ آپؐ نبی ہیں۔ اس بات کا رد مسلمانوں کے اس عقیدے میں ہے کہ آپؐ اللہ کے آخری نبی ہیں اور اس کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہ کہ نبی پیدائشی ہوتا ہے۔ اور کیرن کے اس اعتراض کا رد کہ اہل عرب جانتے تھے کہ کوئی نبی آنے والا ہے مگر آپؐ خود یہ نہیں جانتے تھے کہ آپؐ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ عقل بھی اس با ت کو تسلیم کرنے سے قاصر ہے کہ ایک پیغمبر خود اپنے بارے میں نہ جانتا ہو کہ وہ پیغمبر ہے اور باقی لوگ جانتے ہوں! یہ اعتراض سراسر غلط ہے۔ ویسے بھی یہ کوئی الزام بنتا نہیں اس لئے کہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ کون اللہ تعالیٰ کا نبی بننے والا ہے۔ قرآن مجید اس پر گواہ ہے؛

﴿وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ﴾[28]

ترجمہ: " اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ جس طرح کی رسالت خدا کے پیغمبروں کو ملی ہے جب تک اسی طرح کی رسالت ہم کو نہ ملے ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے کہ (رسالت کا کون سا محل ہے اور) وہ اپنی پیغمبری کسے عنایت فرمائے جو لوگ جرم کرتے ہیں ان کو خدا کے ہاں ذلّت اور عذابِ شدید ہو گا اس لیے کہ مکّاریاں کرتے تھے۔"

---

[27] Al-Quran, 97:1.
[28] Al-Quran, 6:124.

د۔ رسول ﷺ پر مایوسی کا الزام:

کیرن آرم حضرت محمد ﷺ پر مایوسی کا الزام عائد کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

"When Muhammad came to himself, he was so horrified to think, after all his spiritual striving, that he had simply been visited by a Jinni that he no longer wanted to live, in despair, he fled from the cave and started to climb to the summit of the mountains to flings himself to his death."[29]

غار سے واپسی کے واقعے کو کیرن آرم اپنے نازیبا الفاظ میں اس طرح بیان کرتی ہیں:

"Terrified and still unable to comprehend what had happened, Muhammad stumbled down the mountain side to Khadija, by the time he reached her, was crawling on her hands and knees, shaking convulsively. "Cove me" he cried as he flung himself into her lap. Khadija wrapped him in a cloak and held him in her arms until his fear abated. She had no doubts at all about the revelation, this was no Jinni, she insisted. God would never play such a curl trick on a man had honestly tried to serve him."[30]

خوف زدگی اور بے یقینی کے عالم میں آپ ﷺ پہاڑی سے نیچے اترے اور حضرت خدیجہ کے پاس گئے۔ آپ ﷺ بری طرح کانپ اور لرز رہے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا: "مجھے چادر اوڑھادو"۔ حضرت خدیجہ نے آپؐ کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا یہاں تک کہ آپؐ کا خوف دور ہو گیا۔ حضرت خدیجہ کو وحی کے متعلق شبہ نہ تھا۔ انہوں نے اصرار کیا کہ یہ کوئی جن نہیں ہو سکتا۔ خدا کسی ایسے شخص کے ساتھ ایسی ظالمانہ حرکت نہیں کر سکتا جو نہایت ایمانداری سے اس کی خدمت میں لگا ہوا تھا"[31]

- اعتراض کا رد:

کیرن آرم آپ ﷺ پر یہ اعتراض کر رہی ہیں کہ آپؐ پر جن کا اثر تھا، کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی یا آپؐ بالکل مایوس ہو گئے تھے جس کی وجہ سے آپؐ نے خود کو پہاڑ سے گرانے کی کوشش کی تو ایسے الزامات سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں کیونکہ ان مستشرقین کی سوچ ہی یہی ہے کہ آپؐ پر وحی نازل ہی نہیں ہوئی۔ چونکہ یہ مستشرقین تحقیق کا من پسند نتیجہ اخذ کرنے کے بعد کچھ ایسا ثابت کرتے ہیں کہ جس سے کسی صورت بھی اسلام کی برتری ظاہر نہ ہو اور اسلام کے ماننے والے اپنے مذہب کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جائیں۔ کیرن کا یہ اعتراض کرنا، کہ نبیؐ کو اپنی نبوت پر شک تھا یا وہ مایوس ہو چکے تھے، تو کیرن شاید یہ نہیں سمجھ پا رہی رہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آپؐ کی نبوت پر یقین تھا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ذات جس پر وحی نازل ہوئی ہو اسے یقین نہ ہو۔ دوسری بات یہ کہ اگر نبی کو ہی اپنی نبوت پر یقین نہیں ہو گا تو پھر اور کسے یقین ہو گا؟" مگر یہ ایک

---

[29] Muhammad: A Prophet for our time Karan Armstrong, (London: Harper Press, 2006), P.37.
[30] Muhammad: a Prophet for our time, P.47.
[31] Paighamber Aman, Keran, tran. Yasir Jawad, P. 30-31.

حقیقت ہے کہ جس طرح ایک امتی کے لئے ضروری ہے کہ وہ نبی کی نبوت پر یقینِ کامل رکھے اسی طرح ایک نبی کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی نبوت پر ایمان لے آئے۔ جب تک نبی کا اپنی نبوت پر یقین پختہ نہیں ہو گا تب تک کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دے سکے"۔ [32]

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّه وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾[33]

ترجمہ: "ایمان لایا یہ رسولؐ اس پر جو اتاری گئی اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور (ایمان لائے) مومن۔"

کیرن کا یہ اعتراض، کہ آپؐ کو اپنی نبوت پر شک تھا یا آپؐ مایوس ہو گئے تھے اور (نعوذ باللہ) خود کو پہاڑ سے گرانے کی کوشش کی، کا واضح ردّ اس آیت میں موجود ہے۔ آپؐ کو اپنی نبوت پر یقین تھا اور آپؐ اس پر ایمان لائے تھے۔ اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے نبی اپنی نبوت پر ایمان لائے پھر امتی (مومن) اس پر ایمان لائے جو اسکے نبی پر اس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یہ مستشرقہ اپنے تخیل کی بنیاد پر رسولؐ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے اپنے قلم کا غلط استعمال کرتی نظر آتی ہیں۔ He was crawling on his hands and knees. جیسے الفاظ استعمال کرتی ہیں۔ (نعوذ باللہ)۔ اگر یہ کیرن آرم سٹرانگ گستاخانِ انبیاء کی سزا کے حکم کا بغور مطالعہ قرآن اور بائبل دونوں سے کرتیں تو اس طرح کے الفاظ اپنی زبان سے استعمال نہ کرتیں۔ کیرن اس ذات کی نبوت پر شک اور مایوسی کا الزام لگا رہی ہیں جس ذات کو اللہ نے نبوت سے پہلے ہی ایسے معجزات و علامات عطا کر دیئے تھے جو آپؐ کی نبوت کا منہ بولتا ثبوت تھے جیسے آپؐ کا جب وادیوں سے گزر ہوتا تو درخت اور پہاڑ بھی آپؐ کو "اسلام علیکم یا رسول اللہ" کہہ کر اپنی نیاز مندی کا نذرانہ پیش کرتے تھے۔ لہذا کیرن صاحبہ اگر تحقیق کے اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تحقیق کرتیں تو شائد اس الزام تراشی کی کبھی نوبت ہی نہ آتی۔ دوسرا یہ کہ کیرن کرسچین راہبہ تو رہیں ہیں مگر وہ شائد انبیا علیہم السلام کے مقام و مرتبہ سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔

ہ. رسول ﷺ پر تشدد پسندی کا الزام:

کیرن آرم سٹرانگ لکھتی ہیں کہ:

"Overnight Muhammad had become the enemy"[34]

ترجمہ: "حضرت محمدؐ راتوں رات دشمن بن گئے"

مزید ایک اور جگہ لکھتی ہیں کہ:

---

[32] Badayuni, Muhammad Ismail, Istashraqi Faraeb, (Islamic Research Society, Karachi, 2009), P. 56.
[33] Al-Quran, 2:285.
[34] Muhammad: a prophet for our time, Karan, P. 81.

"قرآن دکھاتا ہے کہ کچھ مہاجرین نے لڑائی کے خیال کو ناپسند کیا لیکن حضرت محمدؐ نے ہمت نہ ہاری"[35]

یعنی وہ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ مسلمان یہ چاہتے تھے کہ لڑائی نہ ہو مگر حضرت محمد ﷺ یہ خواہش رکھتے تھے کہ لڑائی ہو اور لڑائی کرنے کے لئے بے تاب تھے (نعوذ باللہ)۔ میرے خیال میں تو یہ خیال ہی باطل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے طرف سے مبعوث تھے اور انہوں نے وہی کرنا تھا جو اللہ تعالی کا حکم تھا۔ اور آپ کے اصحاب آپ کے حکم کے پابند تھے۔

اور پھر یہی مستشرقہ مزید لکھتی ہیں کہ:

"حضرت محمدؐ ایک خطرناک راہ پر نکل کھڑے ہوئے تھے وہ ایک نہایت متشدد معاشرے میں زندگی گزار رہے تھے اور آپ کی نظر میں یہ حملے محض حصول آمدنی کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ قریش کے ساتھ جھگڑا چکانے کا طریقہ بھی تھا"۔[36]

مزید لکھتی ہیں کہ:

"Muhammad was not a pacifist."[37]

اور مزید لکھتی ہیں کہ:

"He had wanted to cut the cycle of violence and dispossession, not continue."[38]

کیرن آرم عہد شکنی کا الزام لگاتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسولؐ نے معاہدات کو توڑا تھا اور کچھ قبائل کو مدینہ سے بے دخل کر دیا تھا اور یہی اعتراض منٹگمری بھی کرتا نظر آتا ہے وہ اپنی کتاب محمد ایٹ مدینہ میں لکھتا ہے کہ: "حضورؐ نے کفار مکہ کے ساتھ کیے جانے والے حدیبیہ کے معاہدے کو بھی توڑا تھا اور یہودیوں سے آپؐ نے جو معاہدے کیے تھے ان کو توڑنے کی ذمہ داری بھی آپؐ کی ہے۔"[39]

- اعتراض کا جواب:

کیرن آرم کے یہ اعتراضات سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اس مستشرقہ کا یہ کہنا، کہ اسلام ایک تشدد پسند مذہب ہے یا اسلام تلوار کے زور پر پھیلا، ایسے الزامات سراسر بے بنیاد ہیں سیرت رسول ﷺ کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے اسلام میں جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں سب کی سب دفاعی تھیں اور آپؐ صحابہ کو بھی تلقین کرتے تھے کہ بچوں عورتوں اور بوڑھوں کو ناحق قتل نہ کیا جائے۔ بعض مستشرقین نے تو غزوات کو ڈاکہ زنی کا نام دیا حالانکہ یہ سراسر غلط ہے قرآن پاک میں ہے۔

﴿ وَقَاتِلُوْا فِی سَبِيْلِ اللّٰـهِ الَّـذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا﴾[40]

ترجمہ: "اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو"

---

[35] Paighamber Aman, Keran, tran. Yasir Jawad, P. 92.
[36] Paighamber Aman, Keran, tran. Yasir Jawad, P. 93.
[37] Muhammad, a Prophet for our time,Karan, P. 137.
[38] Ibid, P. 151.
[39] Muhammad at Medina, Watt, Montgomery, (London: Clarendon press, 1956), P. 23.
[40] Al-Quran, 2:190.

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ﴾[41]

ترجمہ: "اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا دین قائم ہو جائے۔"

اوپر دی گئی آیات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام تشدد پسندی کا دین نہیں ہے بلکہ اوائل اسلام میں جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں سب فتنے وفساد کے خاتمے کے لئے ہوئی ہیں، اور نہ ہی ان جنگوں کا مقصد مال واسباب کا لوٹنا تھا۔ رہا ان کا یہ اعتراض کہ رسول ﷺ نے معاہدات کو توڑا تھا، تو کتبِ سیرت کو پڑھا جائے تو یہ حقیقت کسی سے بھی مخفی نہیں رہتی کہ صلح حدیبیہ کا معاہدہ خود کفار مکہ نے ہی توڑا تھا، انہی کی عہد شکنی کے نتیجے میں مکہ فتح ہوا تھا، اور مدینہ میں جتنے بھی خارجی حملے ہوئے ان میں یہودیوں کا کسی نہ کسی شکل میں ہاتھ ضرور تھا، اور مدینہ سے بے دخلی کے الزام کا ردّ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ صرف بنو نضیر اور بنو قینقاع کے علاوہ کسی کو بھی مدینہ سے بے دخل نہیں کیا گیا تھا اور وہ بھی ان دونوں قبائل کی عہد شکنی کے سبب کیا گیا تھا۔ کیرن آرم سٹر انگ خود بھی اس کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکیں: "خود رسولؐ کے زمانے میں یہودیوں کے چھوٹے گروپ 726 عیسوی کے بعد مدینہ میں بدستور موجود رہے انہیں امن وسکون کے ساتھ رہنے کی اجازت تھی اور ان کے خلاف کوئی انتقامی کاروائی نہ کی گئی۔"[42]

دین اسلام امن و سلامتی کا دین ہے اور رسول ﷺ بھی امن و سلامتی کے خواہاں تھے۔ اس بات کا اعتراف تو خود کیرن آرم سٹر انگ کیرن نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے؛

"Muhammad issued a general amnesty."[43]

اگر رسول ﷺ کا مقصد تشدد پسندی اور جنگ کرنا ہوتا تو آپؐ صحابہ کو کبھی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر ظلم کرنے سے منع نہ کرتے۔ جہاد کا مقصد ظلم وزیادتی اور فتنہ وفساد کا خاتمہ تھا نہ کہ فتنہ وفساد کو بڑھانا، اسلام نے فتنہ وفساد کے ختم ہونے تک جنگ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اور نہ ہی جہاد کا مقصد ذریعہ معاش تھا کہ جہاد کے ذریعے مال غنیمت جمع کیا جائے، اور نہ ہی ڈاکہ زنی کی ترغیب دی گئی۔ اگر دیکھا جائے تو شہر مدینہ والوں کا پیشہ تجارت اور زراعت تھا نہ کہ قتال کے ذریعے مال لوٹنا اور ڈاکہ زنی۔

و. رسول ﷺ کی مستقبل بینی پر اعتراض:

کیرن آرم آپؐ کی مستقبل بینی پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:

"It would lead him in a direction that he had never imagined."[44]

ترجمہ: "دینِ حق کا یہ راستہ آپ کو کس سمت لے جائے گا آپ نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا"۔

مزید الزام تراشی کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:

[41] Al-Quran, 2:193.
[42] Paighambar Islam ki Swaneh Hayyat, Keran, Tran. Naeem Ullah Malik, P. 281.
[43] Muhammad, a prophet for our time, Karen، P.201.
[44] Muhammad, a prophet for our time, Karen, P.90.

"In 612, at the start of his mission, Muhammad had a modest conception of his role. He was no savior or messiah; he had no universal mission, at this date he did not even feel that he should preach to the other Arabs of the peninsula."[45]

"رسولؐ نے 612عیسوی میں اپنے مشن کا آغاز کیا تو آپ کو اپنے مشن کا صحیح اندازہ نہیں تھا۔ اس وقت آپ کوئی نجات دہندہ یا مسیحا نہیں تھے اور نہ ہی آپ کا مشن آفاقی نوعیت کا تھا شروع شروع میں آپ کو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ آپ کو جزیرہ نما عرب میں تبلیغ کرنی چاہیے۔"[46]

- اعتراض کا جواب:

کیرن آرم کا یہ کہنا کہ آپؐ کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ دینِ حق کا راستہ آپ کو کس سمت لے جائے گا تو یہ الزام سراسر غلط ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ آپؐ کو اپنے کام کا اندازہ نہ ہو جس کے لئے آپؐ کو مبعوث ہوئے تھے تھا جبکہ آپؐ کا مشن تو آفاقی نوعیت کا تھا۔ کیرن کا یہ کہنا کہ آغاز میں آپؐ کو قریشیوں کی تبلیغ کے علاوہ کسی اور کی تبلیغ کا خیال نہ آیا تو یہ اعتراض سراسر غلط ہے کیونکہ آپؐ کسی ایک قبیلے، علاقے یا مخصوص لوگوں کو دعوتِ دین دینے نہیں آئے تھے بلکہ آپؐ تمام جہانوں کے لئے رحمتہ اللعالمین بن کر آئے اور آپؐ نے دعوتِ دین صرف ایک خاندان یا قبیلے کے افراد کو نہیں دی تھی بلکہ مختلف قبائل کے صاحبِ بصیرت لوگوں کو دی تھی اور صاحبِ بصیرت لوگوں کو دعوت کا مقصد صرف یہ تھا کہ یہ لوگ دینِ ابراہیم پر تھے اور ان میں کسی قسم کی کوئی معاشرتی برائی نہیں تھی۔ لہذا، کیرن کا یہ کہنا حقیقت کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔

ز۔ فترۃ الوحی کو دل شکستگی اور مایوسی سے منسوب کرنا:

کیرن آرم سٹرانگ مزید لکھتی ہیں کہ:

"It was a time of great desolation and some Muslim writers have attributed his suicidal despair to this period. Had he been deluded after all? Or had God found him wanting as of revelation and abandoned him?"[47]

وہ مزید لکھتی ہیں کہ "ابتدائی چند آیات نازل ہونے کے بعد تقریبا دو سال تک مکمل خاموشی رہی آپؐ کے لیے یہ تنہائی کا دور تھا اور کئی مسلمان مصنفوں نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں آپؐ بہت زیادہ مایوس اور دل شکستہ رہے۔ آپؐ کے ذہن میں بار بار یہ سوال آتا تھا کہ آپؐ کو تنہا چھوڑ دیا ہے یہ ایک ہولناک مصیبت ہے"۔[48]

- **کیرن آرم سٹرانگ کے اس اعتراض کا جواب:**

---

[45] Muhammad, a prophet for our time, Karen, P.91.
[46] Istashraqi Faraeb, Badayuni, P. 56.
[47] Muhammad, a Biography of the Prophet, Karan, P. 89.
[48] Paighambar Islam ki Swaneh Hayyat, Keran, Tran. Naeem Ullah Malik, P. 124.

اصل میں کیرن آرم نے یہ تخیلاتی نتیجہ سورہ الضحیٰ سے اخذ کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو تسلی دلائی کہ آپؐ دل شکستہ اور مایوس نہ ہوں درحقیقت آپؐ پر پہلی وحی کے نزول کے بعد، جو کہ سورہ العلق کی ابتدائی تھیں، کے بعد کچھ عرصے تک وحی آنے کا سلسلہ رک گیا تھا۔ آپؐ مایوس ہوئے تو سورہ الضحی میں اللہ نے آپؐ کو تسلی دلائی تو کیرن آرم نے سورہ الضحی کے شانِ نزول کو ثبوت بناتے ہوئے آپؐ پر مایوسی کا الزام عائد کر دیا۔ قرآن بیان فرماتا ہے۔

﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى-وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى﴾[49]

ترجمہ: "آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ بیزار ہوا ہے۔ اور آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا (شریعت کا) راستہ بتایا۔"

جسٹس کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں کہ: "نزول وحی کے بعد کچھ عرصے تک وحی نازل نہیں ہوئی تو کفار نے طعنہ زنی شروع کر دی کہ آپؐ کو اللہ نے بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے تو اللہ نے آپؐ کو تسلی دی کہ آپؐ کے رب نے آپؐ کو نہیں چھوڑا"۔[50]

اور دوسری آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

- یہاں "ضالا" سے مراد گمراہ اور بھٹکا ہوا لینا سخت گمراہی کا باعث ہے کیونکہ ضالا کا لفظ غفلت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

﴿لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى﴾[51]

ترجمہ: "میرا رب نہ تو کسی چیز سے غافل ہوتا ہے اور نہ کسی چیز کو فراموش کرتا ہے"

- جب دودھ میں پانی ملا دیا جاتا ہے تو دودھ کا رنگ غالب آ جاتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں کہ

"ضل الماء في اللبن" (پانی دودھ میں غائب ہو گیا)[52]

لہٰذا اس بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کیرن آرم سورہ الضحی کی آیت 7-3 کا جو مفہوم مراد لیتی ہیں وہ سراسر غلط ہے اور کیرن آرم سٹرانگ نے اس حوالے سے جو اعتراض کیا ہے وہ بلادلیل ہے اور یہ تحقیق کا عمومی اصول ہے کہ جب بھی کوئی بات بغیر کسی دلیل کے کہی جاتی ہے تو وہ باطل اور ناقابل اعتبار ہوتی ہے۔

تحقیق سے بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ یہ کوئی پہلی مستشرقہ نہیں جس نے اس قسم کے اعتراضات کئے ہیں بلکہ بہت سارے مستشرقین اس سے پہلے بھی تحقیق کے نام پر ایسے کئی اعتراضات کر چکے ہیں۔ یہ بات بھی نوٹ کی گئی ہے کہ عام طور پر کیرن ترم سٹرانگ اسلام کے حق میں لکھتی ہیں لیکن بہت ساری جگہوں پر اس نے اسلام، پیغمبر اسلام اور اسلامی مسلمہ عقائد کے خلاف لکھا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ نئے آنے والے

---

[49] Al-Quran, 93:3-4.
[50] Paighambar Islam ki Swaneh Hayyat, Keran, Tran. Naeem Ullah Malik, P. 124.
[51] Al-Quran, 20:52.
[52] Al-Azhari, Peer Karam Shah, Zia-un-Nabi, (Zia-ul-Quran Publications, Lahore, 1999), V: 5, P. 585.

استشراقی لٹریچر پر نظر رکھی جائے تاکہ اس کا بروقت جواب دیا جادیا سکے۔ پرانا تجربہ بتاتا ہے کہ بہت سارے مستشرقین نے شروع شروع میں اسلام کے حق میں لکھا تاکہ مسلمانوں اور عام لوگوں پر اپنی غیر جانبداری جتلائی جاسکے مگر جیسے ہی وہ لوگ تھوڑے معروف ہوئے اور مسلم حلقوں میں ان کو پذیرائی ملی تو انہوں نے فورا اپنا چلن بدل لیا اور غیر جانبداری کے نام پر اسلام اور پیغمبر اسلام پر اعتراضات کرنا شروع کر دیئے۔ اگرچہ کیرن آرم سٹرانگ کی معاملے میں یہ کہنا قبل از وقت ہے مگر کئی چیزوں میں معاملہ اسی طرف جاتا نظر آتا ہے۔

7. نتائج البحث:

یہ تحقیقی مقالہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ بیشتر مستشرقین کا اصل مقصد تحقیق کا لبادہ اوڑھ کر اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنا، اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنا ہے اور مذہب اسلام کے ماننے والوں کے دلوں میں شک و شبہات کے بیج بونا ہے ہر دور میں مستشرقین کے ایک گروہ کا کا اولین مقصد یہ رہا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات اور دعوت اسلامی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کریں اور شکوک و شبہات پیدا کریں تاکہ لوگ اسلام کی سچی اور کھری دعوت سے دور ہو سکیں۔ یہ لوگ تحقیق اور علمی غیر جانبداری کے نام پر اسلامی عقائد، اللہ کی کتاب اور سیرت رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرتے نظر آتے ہیں۔ درحقیقت ان کا اصل مقصد تحقیق نہیں بلکہ دین اسلام کو بدنام کرنا اور عام لوگوں اور بالخصوص مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ہے۔

چنانچہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اپنی کئی تصنیفات میں کیرن آرم سٹرانگ نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بہت ساری جگہوں پر اس نے رسول اللہ ﷺ، اسلام اور مسلمانوں کی تعریف بھی کی ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کئی جگہوں پر اس نے کمزور استدلال کی بنیاد پر دوسرے مستشرقین جیسا رویہ اختیار کیا ہے۔ یہ ان مستشرقین کا یہ پرانا طریقہ ہے کہ اگر ایک کتاب میں اسلام کے حق میں لکھیں گے تاکہ لوگ ہمیں غیر جانبدار کہنا اور سمجھنا شروع کر دیں تو دوسری جگہ پر فوراً اسلام کے خلاف لکھ کر اسلام دشمنی کا اظہار کر دیں گے۔ کئی حوالوں سے یہی طریقہ کیرن آرمسٹرانگ کا بھی ہے کہ اس نے سیرۃ النبی ﷺ کو اہم ہتھیار بناتے ہوئے اعتراض کیے ہیں اور کئی جگہوں پر اس نے اسلام دوستی کا سہارا لیتے ہوئے اسلام سے کھلی دشمنی کا اظہار کیا ہے

مزید یہ کہ اس نے سیرت نگاری میں صرف تصویر کے اس رخ کو نمایاں طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس میں اسکی نظر میں خامیاں یا کمزوریاں تھیں اوراس کے علاوہ اس مستشرقہ نے لوگوں کو غلط تاثر دینے کے لیئے اور اپنا موقف سچ ثابت کرنے کے لئے کمزور اور موضوع روایتوں سے مدد لی ہے جو کہ علمی بددیانتی میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی جگہوں پر اس نے تاریخی، کمزور اور بلاواسطہ حوالے دیئے ہیں جس سے نہ صرف اس کے موقف کی علمی کمزوری سامنے آتی ہے بلکہ اس سے ایک طرح کی علمی بددیانتی کا احساس بھی ہوتا ہے۔

8. تجاویز وسفارشات:

اسلام انسانیت کے لیے اللہ کا آخری پیغام ہے اور آپؐ کی حیات مبارکہ رہتی دنیا کے لیے عملی نمونہ ہے جس سے ہر طرح کے حالات اور تبدیلیوں میں اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ آج کے بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر سیرت النبیؐ اور دعوتِ دین کو اس حد تک عام کیا جائے کہ اسکے اثرات لوگوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر مرتب ہوں اور لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں اور مستشرقین جو اسلام اور پیغمبر اسلام پر اعتراض کر رہے ہیں ان کا رد پیش کر سکیں اس کے لیے کچھ تجاویز درج ذیل ہیں۔

- مستشرقین کی طرف سے آنے والی تحریریں جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف ہیں، ان پر تجزیہ نگاری کے لیے ایسے مسلم مفکرین کو تعینات کیا جائے جو اچھے برے، کھوٹے کھرے میں فرق کر سکیں۔
- آج کل پرنٹ میڈیا کے دور میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جو پروپیگنڈے کئے جارہے ہیں ان پر سختی سے پابندی لگائی جائے۔
- سیرۃ النبیؐ پر تحقیق و تدریس کو مزید بہتر بنایا جائے اور ایسے ریسرچ سینٹر قائم کئے جائیں جس میں جدید طرز انٹرنیٹ اور بنیادی کتب کو استعمال میں لاتے ہوئے تحقیق کی جائے۔
- مستشرقین کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے گہرے مطالعے اعلی سطحی تحقیق اور جدید وسائل سے کام لیا جائے۔
- حکومتی سطح پر اسلامیات کے نصاب اور تحقیق و تدریس کو بہتر بنایا جائے تاکہ اسلام پر اعتراض کرنے والوں کا سدباب کیا جاسکے۔

This work is licensed under an Attribution-NonCommercial 4.0 International (CC BY-NC 4.0)